REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۲ فتح ۱۳۳۹ھش - ۲ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ــــ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت وعافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین ÷

"میں دوستی و خیرسگالی کیلئے مشرق بعید کے دورے پر جارہا ہوں"

ڈھاکہ میں صدر ایوب کا اعلان - صدر آج سہ پہر رنگون پہونچ رہے ہیں

ڈھاکہ یکم دسمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے جو آج برما انڈونیشیا اور جاپان کے تین ہفتے کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ کل یہاں کہا کہ "میں اپنے دوست ملکوں کے لئے پاکستان کے عوام اور حکومت کی طرف سے خیرسگالی کا پیغام لے جارہا ہوں۔ آپ نے کہا "میں ان ملکوں سے پاکستان کی دوستانہ خواہشات کا اظہار کروں گا" ــــ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل تیسرے پہر ڈھاکہ پہونچے تھے۔ اور ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ صدر نے رات ڈھاکہ میں گزاری ــ اور آج اپنے دورہ جنوب مشرقی ایشیا کے پہلے مرحلہ پر رنگون روانہ ہو رہے ہیں آپ نے کہا ان ملکوں کے دورے میں ان علاقوں کا پتہ لگانے کی کوشش کی جائے گی۔ جن سے ہم باہمی مفاد کی خاطر تجارتی تعاون کر سکتے ہیں۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ ان ملکوں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے میں ضرور دلچسپی ہوگی۔ صدر نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی آئندہ کانفرنس کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ابھی کانفرنس کا کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا گیا۔ آثار وشواہد کے مطابق یہ کانفرنس آئندہ سال مارچ کو ہوگی۔

صدر ایوب آج تیسرے پہر رنگون پہنچیں گے جہاں وہ برما کے صدر اور وزیراعظم سے بات چیت کریں گے۔ اور شہر کے بعض مقامات دیکھیں گے آپ اتوار کو جاکرتہ روانہ ہونے سے پیشتر برما میں مقیم پاکستانی باشندوں سے بھی خطاب کریں گے۔ گورنر مشرقی پاکستان لیفٹننٹ جنرل اعظم خان اور وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خان بھی صدر کے ہمراہ جارہے ہیں۔ جنرل اعظم خان صدر کے دورہ برما کے بعد واپس آجائیں گے لیکن وزیر صنعت صدر کے ساتھ جائیں گے۔

ــــ نئی دہلی یکم دسمبر۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل یہاں راجیہ سبھا میں بتایا کہ بھارت اور چین کے باہمی معاہدے کی تنسیخ کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ نے اعتراف کیا کہ کمیونسٹ چین معاہدے کی بعض دفعات پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے۔

پاکستان میں بھارتی باشندوں پر سفر کی پابندیاں ختم

بھارتی باشندے اپنی نقل و حرکت کی اطلاع دینے کے پابند نہیں ہونگے

راولپنڈی۔ یکم دسمبر۔ حکومت نے پاکستان میں بھارتی باشندوں کے سفر پر سے بعض پابندیاں ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق آئندہ بھارتی باشندے غیر ملکیوں کی رجسٹریشن سے متعلق ضوابط مجریہ ۱۹۳۹ء کے تابع ہوں گے۔ اور ان کے ساتھ پاکستان میں دوسرے غیر ملکیوں کا سا سلوک روا رکھا جائے گا۔ سرکاری اعلان کے مطابق حسب ذیل اقسام کے ویزا پر پاکستان آنے والے بھارتی باشندے متعلقہ قواعد کی بعض پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے (ا) "اے" "ڈی" ویزا رکھنے والے بھارتی باشندے یا "ای" کیٹگری کا ویزا رکھنے والے ٹرانسپورٹ کے ملازمین (ب) "سی" کیٹگری کے ویزا پر پاکستان آنے والے بھارتی باشندوں کو وہی سہولتیں حاصل ہوں گی۔ جو غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کے ضوابط کے تحت سیاحوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ ان سہولتوں کے مطابق بھارتی باشندے پاکستان میں اپنی نقل و حرکت وغیرہ کی اطلاع دینے کے پابند نہیں ہوں گے۔

بھارتی باشندوں کو قیام پاکستان کے دوران رہائشی پرمٹ حاصل کرنے سے بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ جن بھارتی باشندوں کو پاکستان میں یہ سہولت حاصل ہوگی۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) اے کیٹگری کا ویزا رکھنے والے بھارتی باشندے

(۲) ڈی کیٹگری کا ویزا رکھنے والے بھارتی باشندے

(۳) ای کیٹگری کا ویزا رکھنے والے ٹرانسپورٹ ملازمین

(۴) ایسے بھارتی باشندے جن کا پاکستان میں قیام پندرہ روز سے زیادہ نہ ہو۔ اگر قیام کی مدت ۱۵ روز سے تجاوز کر جائے۔ تو رہائشی پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہو جائے گا۔

(۵) ایسے بھارتی باشندے جو حکومت کی دعوت پر پاکستان آئیں۔

بھارتی باشندوں کو اب ایک ہی رہائشی پرمٹ جاری کیا جائے گا۔ پرمٹ اس جگہ کا سول افسر جاری کرے گا۔ جہاں کوئی بھارتی باشندہ سب سے پہلے جائے گا۔ ویزا میں درج دوسرے مقامات کے لئے رہائشی پرمٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ . . .

. . . . اس سے پہلے ہر جگہ کے لئے رہائشی پرمٹ حاصل کرنا پڑتا تھا۔ داخلے کی پڑتال کی چوکی پر رجسٹریشن افسر رجسٹریشن فارم ۲ میں اندراج کرے گا۔ جس میں مجوزہ سفر کی کل مدت کی وضاحت کی جائے گی۔ تاہم وہ لوگ رجسٹریشن افسر رہائشی پرمٹ جاری نہیں کریں گے۔ پڑتال کی چوکی پر بھارتی باشندوں کے وقت کی بچت اور جلد فراغت کے پیش نظر انہیں یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ رجسٹریشن فارم کے خانہ ۷-۱۲ میں پہلے ہی اندراج کرلیں اور فارم پڑتال کی چوکی پر متعلقہ افسر کو پیش کریں۔ یہ فارم پاکستان کے تمام دفتروں سے ایک آنہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

گراں قدر خدمات پر اعزازات

ڈھاکہ یکم دسمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل یہاں کے گورنمنٹ ہاؤس میں ایک خاص دربار منعقد کر کے ۱۴ افراد کو گراں قدر خدمات انجام دینے پر صدر کے تمغے اور سندات عطا کیں۔ انعامات حاصل کرنے والوں میں ایم حسن ممبر بورڈ آف ریونیو اور مسٹر ایم ظفر چیف سکرٹری حکومت مشرقی پاکستان بھی شامل ہیں۔ جنہیں ستارۂ پاکستان کے تمغے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ جن اصحاب کو تمغے اور سندات عطا کی گئیں ان میں مسٹر معز الدین احمد رکن منصوبہ بندی کمیشن مس گلینز مولا میٹرن ڈھاکہ میڈیکل کالج ہسپتال ڈاکٹر ٹی احمد آئی سپیشلسٹ اور داؤد خالد پاور کمشنر چاٹگام بھی شامل ہیں۔

شاعر غلام مصطفےٰ کو ان کی خدمات کے عوض ستارۂ امتیاز اور صدر کا تمغہ عطا کیا گیا۔ پاکستان کے شہرۂ آفاق بیراک بروجن داس کو بھی انعام ملا۔ وہ اس تقریب میں حاضر نہیں ہو سکے تھے ÷

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲ر دسمبر ۶۰ء

امریکہ کا رومن کیتھولک صدر

رومن کیتھولک جو پوپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جانشین مانتے ہیں موجودہ عیسائیوں میں سے شاید سب سے پرانا عیسائی فرقہ ہے اسکے مقابلہ میں پروٹسٹنٹ فرقہ زیادہ تعداد میں ہے جو یورپ میں لوتھر وغیرہ عیسائی لیڈروں کی جدید تعبیر کا نتیجہ ہے۔ رومن کیتھولک بڑے کٹر عیسائی ہیں اور وہ رسومات کی پابندی بڑی سختی سے کرتے ہیں یورپ میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں کے درمیان سخت کشمکش رہ چکی ہے۔ ان کی باہمی عداوت کی وجہ سے بہت خون خرابہ ہوتا رہا ہے۔ اپنے اپنے اقتدار کے زمانہ میں انہوں نے مخالف فرقہ پر اتنے ظلم وستم ڈھائے ہیں کہ آج بھی ان کے تصور سے دل کانپ جاتا ہے مخالفین کو گردن مار دینا پھانسی چڑھانا بلکہ عذاب دے دے کر قتل کرنا اس عہد کا معمول رہا ہے اگرچہ بعض اوقات اسلامی ممالک میں بھی مذہب کے نام پر بعض انفرادی صورتوں میں قتل کئے گئے ہیں لیکن یورپ میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں کی رقابت و عداوت سے جو قتل و غارت اور بے گناہ کشی ہوئی ہے اسکی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ دنیوی اقتدار کی خاطر بے شک ایشیائی اقوام میں بھی قتل عام ہوتے رہے ہیں لیکن شاید مذہب کے نام پر بے گناہوں کو تہ تیغ کرنے کا فخر صرف از منہ وسطیٰ کے یورپ کو ہی حاصل ہے۔ لاکھوں کیتھولک اور لاکھوں پروٹسٹنٹ باہمی تعصب کا شکار ہو گئے اس کی وجہ سے یورپ کی سرزمین پر خون کی ندیاں بہہ گئیں۔

چونکہ کیتھولک مذہب کے بڑے پابند ہیں اور کسی قسم کی آزادی کے سخت خلاف ہیں اس لئے امریکہ کے موجودہ انتخاب میں مسٹر کینیڈی کا جو مذہباً رومن کیتھولک ہیں صدر منتخب ہو جانا قدرتاً بعض خیال آرائیوں کا باعث ہوا ہے ایک اندازہ کے مطابق امریکہ میں رومن کیتھولک کی آبادی امریکہ کی کل آبادی تقریباً ۱۸ کروڑ میں سے چار کروڑ ہے۔ یعنی کل آبادی کا تقریباً ۱/۴ حصہ رومن کیتھولک ہے باقی آبادی تمام فرقوں پر مشتمل ہے جن میں پروٹسٹنٹ کی بہت زیادہ اکثریت ہے بہر حال پروٹسٹنٹ رومن کیتھولک سے کھنچے کھنچے ہیں ایسی صورت میں ایک رومن کیتھولک کا صدر منتخب ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ امریکن انتخابات میں مذہبی تفرقہ کو بہت کم وقعت دیتے ہیں۔ اور زیادہ تر ان کے پیش نظر دستور اور ملکی قانون کا احترام رہتا ہے۔

یورپ میں عیسائی فرقوں کے درمیان جو خونریزی ہوئی ہے اس نے یورپین اقوام کو باہمی رواداری کا بہت بڑا سبق دیا ہے اور در اصل غیر مذہبی حکومت کا آغاز اسی بناء پر عمل میں آیا تھا جو تعلیم قرآن کریم نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کے اصول سے دنیا کے سامنے رکھی تھی۔ یورپ نے اس تعلیم کو نہایت سخت تلخ تجربہ کے بعد واضح طور پر قبول کیا تاہم اسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جب سے سیکولر حکومت کا یورپ میں آغاز ہوا ہے یورپ روز بروز ہر لحاظ سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوتا چلا گیا ہے یہ ایک ایسی روشن مثال ہے جس سے اسلامی فرقوں کو بھی سبق سیکھنا چاہیئے یورپ کی ترقی کا آغاز بھی اسی روز سے ہوا ہے جب اس نے باہمی تفرقہ کی بناء پر دست گریباں ہونے کی عادت بد سے نجات حاصل کی ہے۔

یورپ نے اس لعنت سے جس طرح نجات حاصل کی ہے اور اس سے جو ذہنیت رونما ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ ایک پادری ریورنڈ جان او برائن پی۔ ایچ۔ ڈی کے ان جوابات سے ہو سکتا ہے۔ جو مسٹر کینیڈی کے انتخاب کے بعد آپ سے پوچھے گئے ہیں یہ سوال و جواب ریڈرز ڈائجسٹ میں شائع ہوئے ہیں بعض سوالات اور ان کے جوابات کا ترجمہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ ممالک متحدہ امریکہ میں چرچ اور سٹیٹ کا کیا رشتہ ہے؟

امریکہ میں شروع ہی سے کیتھولک چرچ اور سٹیٹ کی علیحدگی کے حامی رہے ہیں۔ چرچ نے کبھی اس پالیسی سے انحراف نہیں کیا۔ کیتھولک چونکہ امریکہ میں اقلیت میں ہیں اس لئے وہ بہت سے دوسرے مذہبی گروہوں کی نسبت علیحدگی میں اپنی حفاظت سمجھتے ہیں۔

۲۔ اگر کیتھولک امریکہ میں اقلیت میں نہ رہیں تو کیا وہ پھر بھی علیحدگی کی حمایت کریں گے۔

ہاں۔ چنانچہ آرچ بشپ جان میکنکولس نے ۲۵ر جنوری ۱۹۴۸ء میں کہا تھا کہ "اگر کل کیتھولک امریکہ میں اکثریت حاصل کر لیں تو وہ چرچ اور ریاست میں وحدت کی کوشش پیدا کریں گے وہ اسی طرح جس طرح آج ہے امریکہ کے دستور کی تائید کریں گے اور اس کی تمام حال تک کی ترمیمات کو قائم رکھیں گے کیونکہ وہ ان فرائض کی پابند ہیں۔ جو انہوں نے اس کی پابندی اور دفاع کے لئے تسلیم کئے ہیں علیحدگی کی روایت تمام مذہبی فرقوں کا مطمع نظر رہی ہے یسوع مسیح نے کہا ہے کہ "جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو ادا کرو اور جو خدا تعالیٰ کا ہے وہ خدا تعالیٰ کو ادا کرو۔"

۳۔ کیا کیتھولک چرچ سیاست میں حصہ لیتا ہے؟

نہیں۔ بطور ایک جماعت کے چرچ حصہ نہیں لیتا۔ ایک پادری کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنی رعایا کو ہدایت دے کہ ووٹ کس کو دیں۔ دوسرے امریکنوں کی طرح کیتھولک بھی اپنی ضمیر کے مطابق بطور آزاد شہریوں کے اپنے ووٹ دیتے ہیں۔

۴۔ "کیتھولک ووٹوں" کے متعلق رپورٹیں کیوں سننے میں آتی ہیں؟

یہ درست ہے کہ بعض مذہبی جمعیتوں نے گذشتہ میں بطور جمعیت کے ووٹ دیئے ہیں۔ ان جمعیتوں میں سے بعض رومن کیتھولک چرچ سے وابستہ ہیں لیکن چرچ خود ایسے جمعیتی ووٹوں کا حامی نہیں۔

۵۔ اگر ایک کیتھولک امریکہ کا صدر منتخب ہو جائے تو کیا وہ ملکی مطالبات پر اپنے دینی مطالبات کو ترجیح دے گا؟

نہیں۔ بہت سے کیتھولک ریاست کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں ان میں سے دو تو امریکہ کے چیف جسٹس بھی رہ چکے ہیں۔ مذہبی عقیدہ ان میں سے کسی کے لئے اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی میں حائل نہیں ہوا۔ ایک رومن کیتھولک خیال بھی نہیں کر سکتا کہ وہ صدر کی حلف میں جو شرائط ہیں ان کی خلاف ورزی کرے گا۔

۶۔ خصوصیت کے طور پر کیا ایک کیتھولک صدر بعض اقوام کو پیدائش کے روکنے میں مدد دینے کی تجاویز کو پسند کرے گا؟

عام خیال کے برخلاف رومن کیتھولک ان صورتوں میں جہاں جائز وجوہات موجود ہوں حفظ پیدائش کا مخالف نہیں مثلاً جہاں والدین کی صحت۔ اقتصادی حالات اور کثرت آبادی حفظ کی ضرورت ظاہر کرتے ہوں۔ ایک کیتھولک ایسے اقدام کی حمایت کرے گا۔ بدقسمتی سے حفظ پیدائش کی اصطلاح مصنوعی طریقوں کے ساتھ مخصوص ہو گئی ہے۔ حفظ پیدائش کا ایک قدرتی طریق بھی ہے۔ جسکی تائید اطبا بھی کرتے ہیں اور جو موثر بھی ہے۔ اور جس سے کسی قدرتی یا قادر مطلق کے قانون کی خلاف ورزی بھی نہیں ہوتی۔ کیتھولک اس طریق کو جو اخلاق کے مطابق ہے پسند کرتے ہیں۔

۷۔ کیا کیتھولک صدر کسی ایسی حرکت کو بزور دبانے کا جتن کرے گا جس کو وہ اپنے عقیدہ کے مطابق غلطی خیال کرتا ہو؟

نہیں۔ اگرچہ یہ مسلمہ امر ہے کہ ناحق کو حق کے مقابل کوئی حقوق حاصل نہیں تاہم ہر شخص آزاد ہے کہ وہ حق کی بجائے ناحق کو اختیار کرے اگرچہ ان کو ایسا کرنے کی سزا لازماً بھگتنی پڑے گی جو ٹل نہیں سکتی۔ سینٹ آگسٹائن نے کہا ہے کہ عقیدہ دل کا فعل ہے جبر کا نہیں۔ آزادی ضمیر بیرونی جبر سے کچلی نہیں جا سکتی جب بھی حکومتوں نے جبر کا استعمال کیا ہے تاکہ لوگ ان کا عقیدہ اختیار کر لیں انہوں نے انسانیت کو سخت ضرر پہنچایا ہے نہ تو کیتھولک اور نہ پروٹسٹنٹ چاہتے ہیں کہ ماضی کی المناک غلطیوں کا امریکہ میں اعادہ کیا جائے۔

۸۔ کیا کیتھولک چرچ ایسی باتوں پر تبادلہ خیالات کو ممنوع سمجھتا ہے جن کا جواب آپ نے دیا ہے؟

جہاں غلط فہمیاں اور مغالطے موجود ہوں ہمارے خیال میں ان کی وضاحت وصفائی کے لئے تبادلہ خیالات لازمی ہے۔

شاید ذرا سے اختلاف کے ساتھ تقریباً یہ تمام باتیں اسلام کے رو سے ٹھیک ہیں جو پادری صاحب نے بیان کی ہیں۔ امریکہ کی طرح آج تمام ممالک میں مختلف مذاہب اور عقاید کے لوگ آباد ہیں۔ اس لئے ہر ملک میں یہ سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے امن کے لئے ان معاملات کا حل نہایت ضروری ہے۔ کسی ملک میں آج امن قائم نہیں ہو سکتا جس میں مختلف مذہبی فرقے باہم دست و گریباں ہو رہے ہوں۔ یورپین اقوام نے یہ باتیں

(باقی ...)

خطبۂ نکاح

نکاح مومن کیلئے بشارت اور برکت کا موجب ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ر ستمبر ۱۹۴۲ء بمقام قادیان

۲ر نومبر ۱۹۴۲ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے حسب ذیل خطبہ پڑھا تھا جسے افادہ احباب کے لئے صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

نکاح کے متعلق

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کلمات سے ابتدا فرمائی ہے۔ وہ کلمات حمد ہیں فرماتے ہیں الحمد للہ نحمدہٗ سب تعریفیں اللہ ہی کی ہیں۔ اور ہم اس کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق اس کی تعریف کرتے ہیں یا یہ کہ سب تعریفیں اللہ ہی کی ہیں۔ اور ہم اس کی ان صفات کے ظہور کی وجہ سے جو صفات حمدیہ ہیں۔ اور جن سے ہم نے بھی حصہ پایا ہے۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو

خدا تعالےٰ کی حمد

کرتے ہیں۔ گویا الحمد للہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت کو علمی رنگ میں بیان فرمایا ہے مگر نحمدہٗ نے ان کا عملی اظہار کیا ہے۔ اور ہم ان صفات کے ظہور کو اپنے نفس میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ اور اپنے نفس میں ان صفات کے ظہور کو دیکھنے کے بعد اس امر کا اقرار کرنے سے نہیں رہ سکتے کہ ہم بھی اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں۔ اور ہم پر اس کی تعریف واجب ہے۔

ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اور بڑے بڑے کاموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

مومن کے لئے بشارت اور برکت

کا موجب قرار دیا ہے۔ اور ان کو برکت اور بشارت کا موجب بنانے کی تاکید فرمائی ہے ویسے ہی نکاح کو آپ نے برکت اور بشارت کا موجب بنانے کی تحریک فرمائی ہے۔ کیونکہ اگر نکاح برکت اور بشارت کا موجب نہیں تو اس کی ابتدا میں الحمد للہ کہنے کے کوئی معنے نہیں۔ اور اگر نکاح ہمارے لئے برکت اور بشارت کا موجب نہیں۔ تو ہمارے منہ سے حمد اس موقعہ پر زیبا نہیں دیتی۔ ہزاروں آدمی دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جو ان غلط خیالات میں مبتلا ہیں کہ شادیاں وبال جان ہوتی ہیں۔ لڑکیوں میں بھی ایسی ہیں اور لڑکوں میں بھی ایسے ہیں، خصوصاً یورپ اور امریکہ میں ۴۰-۴۰-۵۰-۵۰ سال تک لوگ شادیاں نہیں کرتے۔ اور جب ان سے پوچھا جائے۔ کہ کیوں نہیں کرتے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ جتنے دن بھی آزادی اور آرام کے مل جائیں اتنا ہی اچھا ہے۔ یہی حال لڑکیوں کا ہے۔ وہ چالیس چالیس پچاس پچاس سال کی عمر تک آزاد رہتی ہیں۔ اور جب ان سے پوچھا جائے تو وہ کہتی ہیں۔ اول تو ہم نے شادی کرنی ہی نہیں۔ اور اگر کرنی ہی پڑی تو اس سے پہلے جتنے دن آزادی کے میسر آجائیں اتنا ہی غنیمت ہے۔ گویا شادی اور بیاہ کو وہاں کی لڑکیاں اور لڑکے قید خیال کرتے ہیں۔ جس کے

دوسرے معنی یہ ہیں

کہ وہ اس کو حمد کا موجب قرار نہیں دیتے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان نکاح کی تقریب الحمد للہ کہنے کا مستحق نہیں۔ اور اگر وہ کہتا ہے۔ تو منافقت سے کام لیتا ہے۔ جب تک کوئی شخص اس عقیدہ کا پیرو نہ ہو اور اسے دل سے تسلیم کرنے والا نہ ہو۔ کہ نکاح اللہ تعالےٰ کی برکات میں سے ایک برکت۔ اور اس کی رحمتوں میں سے ایک بڑی رحمت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے قائم کئے ہوئے نظام کی تکمیل کا ذریعہ، اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو عظیم نازل کرنے کا ایک سبب ہے۔ اس وقت تک کوئی انسان سچے دل سے یہ الفاظ نہیں کہہ سکتا۔

پھر دوسرا حصہ جو نحمدہٗ کا ہے کہ ہم حمد کرتے ہیں۔ اس کے خلاف بھی بہت سے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ہزارہا لوگ ایسے ہیں جو شادی کرتے وقت بھی

انصاف اور محبت کی بنیاد

رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ شادیاں کرتے ہیں۔ مگر ان کی نیتوں اور ارادوں میں کبھی دوسروں سے بدلہ لینا ہوتا ہے کبھی فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکانا ہوتا، کبھی گھر کے کام کاج کے لئے ایک نوکر لانا ہوتا ہے۔ اور کبھی اسی قسم کے اور قبیح و غلیظ اور خبیث خیالات اور ان کے دلوں میں پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ادنےٰ ادنےٰ اغراض کو پورا کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان کو غلامی کا طوق پہنانا ان کے مدنظر ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ اپنے ماں باپ یا دوسرے عزیزوں اور رشتہ داروں کا بغض نکالنا ان کا منشا ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے دل میں اس قسم کے ارادے رکھ کر نکاح کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے۔ وہ کب سچے دل سے نحمدہٗ کہہ سکتا ہے۔ وہ تو اپنا بغض نکالنا چاہتا ہے وہ تو گھروں کے امن کو برباد کرنے کا ارادہ کر چکا ہوتا ہے۔ وہ تو اپنے پرانے شکوے کو ناقابل معافی سمجھ کر شریعت کے احکام کو رد کرنے کے لئے تیار ہو کر آتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ جو شکوہ میرے دل میں ہے۔ اسے اب کوئی معافی مٹا نہیں سکتی۔ ایسے خیالات کے ہوتے ہوئے وہ کس طرح حمد کر سکتا ہے یا اگر وہ نکاح کے ذریعہ کسی کی گردن میں

غلامی کا طوق ڈالنے کا ارادہ

کرتا ہے۔ اور اپنی بیوی کو اپنا ہمراز اور ہمسفر بنانے کی بجائے اسے ایک نوکر کی حیثیت میں لانے کے لئے نکاح کرتا ہے۔ تو وہ کس طرح حمد کر سکتا ہے۔ اگر وہ حمد کر سکتا ہے۔ تو وہ ڈاکو کو بھی الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ جب کسی کو مار کر اس کی جیب میں سے دو چار روپے نکال لیتا ہے۔ اگر وہ حمد کر سکتا ہے تو چور بھی الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ جو کسی کے مکان میں سینده لگا کر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زادِ راہ کی استطاعت رکھنے والے احباب

ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہوں

سرمائی بستر بھی بقدر ضرورت ساتھ لائیں

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس کا تو ڈنکا اٹھائے جائے اور راستہ میں کہتا چلا جائے کہ الحمد للہ میں چوری میں کامیاب ہو گیا۔ اگر ان خیالات کے ساتھ نکاح میں شامل ہونے والا الحمد کہہ سکتا ہے تو وہ جابر اور ظالم بادشاہ جو لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو تہ تیغ کر کے ہزاروں لاکھوں گھرانوں کو برباد کر دیتا ہے۔ جو ملکوں کے ملک تباہ کر دیتا ہے جو لوگوں کی لاشوں کو روند کر فخر محسوس کرتا ہے۔ وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ الحمد للہ میں نے ایک لاکھ آدمی مروا ڈالے۔ میں نے ایک لاکھ عورتوں کو بیوہ بنا دیا۔ میں نے چار لاکھ بچوں کو یتیم بنا دیا۔ اگر ایسا شخص الحمد للہ کہے تو کس طرح الحمد للہ کہنے والے پر لوگ لعنت بھیجیں گے اور اس کی حمد کو عجیب سمجھیں گے وہ کہیں گے کہ اسے تو چاہئیے تھا کہ استغفر اللہ کہتا۔ مگر وہ کہہ رہا ہے الحمد للہ رہا ہے۔ تو آیاتِ نکاح کو الحمد للہ نحمدہ سے شروع کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے

کہ ہمارے نکاح حمد پر مبنی ہونے چاہئیں اور اگر انسان اس کی نیت کرلے۔ تو اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے نہ کرے تو توفیق نہیں ملتی۔ نیت کی مثال درحقیقت ایسی ہی ہے جیسے انسان کسی جہت کو اپنا منہ کر لیتا ہے۔ اگر کسی نے مشرق کی طرف منہ کر لیا ہو تو وہ مشرق کی طرف ہی چلتا چلا جائے گا مغرب کی طرف منہ کر لیا ہو تو وہ مغرب کی طرف چلتا چلا جائے گا۔ گویا جس چیز کی نیت ہوگی ویسے ہی عمل کی اسے توفیق حاصل ہوگی۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات یعنی

اعمال نیتوں کے تابع ہوتے ہیں

اور پھر فرمایا کہ من کانت ھجرتہ الی اللہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ جو شخص ایسا ہو کہ اس نے خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی ہو۔ اسے ہجرت کے بعد خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسے ہی اعمال کی توفیق مل جاتی ہے۔ اور اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول کے لئے ہو جاتی ہے ومن کانت ھجرتہ الی الدنیا او امرأۃ ینزوجھا۔ لیکن اگر اس کی ہجرت کی نیت کسی دنیوی مقصد کے لئے ہو جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے یا کسی عورت کے لئے ہو جس سے وہ شادی کرنا چاہتا ہو فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کی اس نے نیت کی ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان کی نیتوں کے تابع اس کے اعمال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نیت پوری نہیں کرتا یا ادنیٰ اور ناقص نیت کرتا ہے تو ایسی نیت کے نتیجہ میں اس سے ادنیٰ اور ناقص اعمال ہی سرزد ہوں گے اور اگر وہ اعلےٰ نیت کرتا ہے تو اس کی نیت کے نتیجہ میں

اعلےٰ درجہ کے اعمال

صادر ہوں گے۔ اب ہجرت بظاہر ایک ہی چیز ہے۔ مگر ایک ہجرت انسان کو خدا تک پہنچا سکتی ہے۔ ایک ہجرت اسے دنیا دار بنا سکتی ہے . . . .

. . . اور ایک ہجرت اسے گویلو اور پانو جانور کی سی حیثیت دے دیتی ہے۔ اسی طرح نکاح کا فعل ایک ہی ہے مگر کوئی نکاح ایسا ہوتا ہے جو انسان کے خیالات اور اس کے حوصلوں کو بلند اور وسیع کر دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ امن قائم ہوتا۔ اور فسادات کا قلع قمع ہو جاتا ہے چنانچہ بعض دفعہ ایک نکاح کے ذریعہ خاندانوں میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک نکاح کے ذریعہ قبیلوں میں امن قائم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایک نکاح کے ذریعہ ملکوں میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ جب مختلف بادشاہوں کے بیٹوں بیٹیوں کی آپس میں شادیاں ہوتی ہیں تو بسا اوقات اس کے نتیجہ میں ملکوں کی آپس کی لڑائیاں دور ہو جاتی ہیں اور امن قائم ہو جاتا ہے۔ وہ بظاہر ایک مرد اور ایک عورت میں شادی ہوتی ہے مگر صلح ملکوں میں ہو جاتی ہے اس طرح بعض دفعہ قبائل میں صلح ہو جاتی ہے شادی تو ایک قبیلہ کے لڑکے کی دوسرے قبیلہ کی لڑکی سے ہوتی ہے۔ مگر اتفاق و اتحاد دو قبیلوں کے اندر قائم ہو جاتا ہے اسی طرح بعض دفعہ

دو خاندانوں میں شادی

کے نتیجہ میں صلح اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور آپس کی لڑائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ مگر اس کے بالکل الٹ بعض دفعہ شادی تو ایک مرد اور ایک عورت کی ہوتی ہے مگر لڑائی ملکوں میں شروع ہو جاتی ہے۔ بادشاہوں کے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں ہوتی ہیں مگر ان کے دلوں میں کھوٹ ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملکوں اور قوموں میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں گویا وہ شادی بجائے اس کے کہ ایک مرد اور ایک عورت کے دل میں محبت پیدا کرنے کا موجب ہوتی وہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کے دلوں میں کینہ اور بغض پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ قبائل میں شادیاں ہوتی ہیں مگر بجائے اس کے کہ وہ مرد اور عورت کے دل میں محبت پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ قبائل میں

فتنہ و فساد کی آگ

بھڑکانے کا موجب بن جاتی ہیں اور ان میں آپس میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ شادیوں کے نتیجہ میں دو خاندانوں کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ اگر دو خاندانوں میں لڑائی نہیں ہوتی تو کم سے کم مرد اور عورت کی آپس میں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ حالانکہ مرد نکاح کی مجلس میں براہ راست حاضر ہو کر اور عورت اپنے ولی کے ذریعہ اقرار کرتی ہے کہ وہ آپس میں میاں بیوی بن کر رہیں گے۔ مرد بھی اس کا اقرار کرتا ہے اور عورت بھی اس کا اقرار کرتی ہے۔ لیکن وہ دونوں ہی سب سے زیادہ اس . . . .

. . . . اقرار کی بے حرمتی کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ مجلس میں کہتے ہیں کہ ہمیں نکاح منظور ہے۔ مگر ان کا رات دن کا چلن یہ ہوتا ہے کہ عورت جو بات کہتی ہے مرد کہتا ہے کہ میں اسے ماننے کے لئے تیار نہیں اور مرد جو بات کہتا ہے عورت اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ گویا وہی دو افراد جو مجلس میں

سب کے سامنے یہ عہد کرتے ہیں

کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہیں گے۔ اس عہد کی رات اور دن خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ وہ منہ سے نہیں کہتے کہ ہم اس عہد کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مگر اپنے عمل سے اس کا اظہار کرتے ہیں۔ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد سے کلماتِ نکاح شروع کر کے بتایا ہے کہ یہ طریقہ اچھا نہیں۔ تم کو اپنے نکاحوں کی بنیاد ایسے طریق پر رکھنی چاہئیے جو حمد پیدا کرنے کا موجب ہو۔ تاکہ تم سچے دل سے نحمدہٗ کے مقام پر کھڑے ہو سکو اور تمہارے دل سے ہر وقت اللہ تعالےٰ کی حمد بلند ہوتی رہے۔

ڈاکٹر صاحب اور فرسٹ ایڈ جاننے والے

مجالس انصار اللہ فوری توجہ کریں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے شعبہ خدمت خلق نے فرسٹ ایڈ یا ابتدائی طبی امداد کے لئے انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تربیت دینے کا جو پروگرام مرتب کیا ہے اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ انصار ڈاکٹر صاحبان اور ایسے اراکین کی فہرستیں جاری پاس ہوں جو فرسٹ ایڈ کی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق مجالس کو چٹھیاں لکھی گئی ہیں اور بعض مجالس نے فہرستیں بھی بھجوائی ہیں۔ لیکن اکثر مجالس کی طرف سے ابھی معلومات نہیں ملیں اس لئے یہ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ احباب فوری توجہ فرمائیں تاکہ خدمت خلق کے اس حصہ کو زیادہ سے زیادہ مؤثر کیا جا سکے۔ (قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کا شوق

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دار الصدر جنوبی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میاں نیک عالم صاحب اس وقت ساٹھ پینسٹھ سال کے پرانے بزرگ ہیں۔ کاروبار کوئی نہیں انہوں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ابھی میرے لڑکے نے مجھے کچھ رقم امداد بھجوائی ہے۔ اس لئے میں سیدھا تمہارے پاس آیا ہوں۔ میرا وعدہ تحریک جدید لکھ لیں اور رقم بھی وصول کرلیں۔" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس عام ۱۳ نومبر ۱۹۶۰ء بوقت ساڑھے نو بجے صبح احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ مکرم زعیم اعلےٰ صاحب نے اجلاس کی صدارت کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حاجی عبد الکریم صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد زعیم اعلےٰ صاحب نے انصار کا عہد دہروایا۔ مکرم منتظم اعلےٰ صاحب نے گذشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محمود شفیع صاحب نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم زعیم اعلےٰ صاحب نے انصار سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حاضری لی گئی۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(آفتاب احمد بسمل منتظم نشر و اشاعت۔ کراچی)

درخواست دعا:۔ میری والدہ صاحبہ تقریباً ۶ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(رانا خالد رشید فرسٹ ایئر ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

مغربی جرمنی اور ڈنمارک میں اسلام کی مقبولیت

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی اور اسکے خوشکن نتائج

ستمبر و اکتوبر ۱۹۶۰ء کی مختصر رپورٹ

از مکرم چودھری عبداللطیف صاحب انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں نہایت مصروف پروگرام رہا۔ تبلیغی دورے، خط و کتابت اور ذاتی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور اس طرح تبلیغ حق کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ ان مساعی کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ تا احباب جماعت کو جہاں ہماری حقیر مساعی کا علم ہو سکے وہاں دعا کی تحریک بھی ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مورخہ ۱۷ ستمبر کو ہم نے ہینوور (Hannover) کے مقام پر ایک تبلیغی مجلس کا انعقاد کیا۔ یہ جگہ مغربی جرمنی میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں پر ہر سال "بین الاقوامی صنعتی نمائش" منعقد ہوتی ہے جو اپنی قسم کی واحد اور ساری دنیا کی نمائندہ تسلیم کی جاتی ہے۔ اس طرح یہ شہر جرمنی اور بین الاقوامی ماحول کا ایک دلکش امتزاج پیش کرتا ہے۔ یہاں پر اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں نہایت شرح و بسط سے تقریر کی توفیق ملی جس کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریر نہایت مؤثر ثابت ہوئی۔ چنانچہ ہمبرگ یونیورسٹی کی ایک طالبہ (جو اس تقریب میں شامل تھی) بعد میں ہماری مسجد میں آئی اور خاص طور سے اس تقریر کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ اسی کے باعث اسے اسلام سے دلچسپی پیدا ہوئی اور وہ مسجد دیکھنے آئی ہے۔

دوسری تقریر ۱۲ ستمبر کو مشہور عالم ادارہ Society for International Understanding کی دعوت پر کی۔ یہ ادارہ طلباء کی ذہنی ترقی اور معلومات میں اضافہ کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بین الاقوامی مسائل کے بارہ میں ملک گیر بلکہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والے پروفیسر دل مستشرقین اور دیگر اہل علم لوگوں کی تقاریر کروائی جاتی ہیں۔ اس ادارہ کی مجلس عاملہ نے اسلام اور پاکستان کے بارہ میں تقریر کرنے کے لئے خاکسار کو منتخب کیا اور ۲۷ ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔ چنانچہ خاکسار نے اس منتخب محفل میں تقریر کی جسے حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا اور بعد ازاں سوالات کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کرنی چاہیں۔ جس پر خاکسار نے ان کے سوالات کے جواب دئے۔ طلبہ نے خاص طور سے اسلام کے بارہ میں سوالات کئے اور اس موضوع پر اتنی دلچسپی کا اظہار کیا کہ مجلس عاملہ نے مجھے دوسری بار دعوت دینے کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور طلبہ کی دلچسپی اور میری تعظیم کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب تک ایک ایک طالب علم ان کتب پر میرے دستخط نہ لے چکا اس وقت تک وہاں سے نہ نکلا۔

تیسری تقریر کا اہتمام ہم نے ۲ اکتوبر کو ہمبرگ میں کیا۔ عنوان "اسلام میں عورت کا مقام" تھا۔ باوجود موسم حد درجہ خنک ہو جانے کے حاضری ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر تھی بلکہ ہماری نشستوں کا اہتمام حاضرین کی تعداد کے مقابل پر کم رہا۔ متواتر ایک گھنٹہ تک خاکسار نے اسلام میں عورت کا مقام کو قرآن کریم اور حدیث کی روشنی میں پیش کیا۔ جسے حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ شادی، تعدد ازدواج، طلاق، ورثہ اور پردہ سے متعلق بڑی شرح و بسط سے اسلام کا نقطہ نظر پیش کیا۔ چنانچہ سوال و جواب کے وقفہ میں مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی (جن کی تعداد کسی طرح بھی مرد حاضرین سے کم نہ تھی) ان مسائل کے بارہ میں سوال کئے۔ بعد ازاں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور مسجد اور طریق عبادت سے متعلق دلچسپی رکھنے والوں کو برادرم منیر الدین احمد صاحب نے معلومات بہم پہنچائیں اور میٹنگ کے انتظامات کے لئے پورا پورا زور دیا۔

اس تقریر کے سننے والوں میں جہاں کئی ایک دیگر معزز اصحاب تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں ہمبرگ کے ایک مشہور پادری بھی موجود تھے۔ جنہوں نے اس موقعہ پر تو اپنا تعارف نہ کروایا۔ لیکن بعد میں انہوں نے ایک خط اپنے جاننے والے مسلمان دوست کو لکھا۔ جس میں ذکر کیا کہ "آپ ایک عرصہ سے اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ میں مسجد ہمبرگ کی مجالس میں شرکت کروں سو آپ کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں کہ میں ۲ اکتوبر کی مجلس میں حاضر تھا۔ اور میں محترم چوہدری عبداللطیف صاحب کی تقریر اور شخصیت سے اس درجہ متاثر ہوا ہوں کہ مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ اس سے قبل کیوں میں مسجد میں حاضر ہوا اور آئندہ وہاں پر باقاعدگی سے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے بحیثیت ایک پادری ہونے کے مذہبی حالات کی دقتوں کا اندازہ ہے۔ لیکن اس روز کی تقریر سے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ ایک دقیق مسئلہ کو بڑی خوبی سے بیان کیا گیا۔ اور مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ میں نے ان کی تقریر سے بہت کچھ سیکھا ہے"۔

ڈنمارک

ڈنمارک کی ایک علمی مجلس نے خاکسار کو "اسلام حقیقت میں" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ مورخہ ۳ اکتوبر کو "کوپن ہیگن" کے مقام پر اس تقریر کا اہتمام کیا گیا۔ ڈینش زبان میں ترجمہ کے فرائض ہمارے مخلص احمدی دوست مسٹر عبدالسلام صاحب میڈسن نے ادا کئے۔ میں نے اسلامی رواداری، آزادی ضمیر، توحید باری تعالیٰ، تمام انبیاء پر ایمان اور اسلام کا اقتصادی، سیاسی اور سوشل نظام پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ الحمد للہ

ڈنمارک میں دوسری تقریر مورخہ ۵ اکتوبر کو Nykøbing کے اہم شہر میں کی۔ اس تقریر میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی فلاسفی بیان کی جسے لوگوں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ یہاں بھی مترجم برادرم عبدالسلام میڈسن تھے۔ سوالات کے جواب دئے گئے اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

میرے دورۂ ڈنمارک کی اطلاع سننے پر یہاں کے ایک مشہور اخبار HOLBAEK-AMTSTIDENDE کے ایڈیٹر مع اپنے فوٹوگرافر کے انٹرویو لینے تشریف لائے۔ چنانچہ ۵ اکتوبر کی صبح میری دو بڑی تصویروں سمیت یہ انٹرویو بہت نمایاں طور پر شائع ہوا۔ اس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر خاص طور پر تفصیلاً کیا گیا کہ کس طرح یہ جماعت اپنے مبلغین کے ذریعہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے اور قرآن کریم کے تراجم، لٹریچر کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر میں ہمہ تن مشغول ہے۔ مضمون نگار نے جماعت کے قیام کی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت جماعت کی حیرت انگیز کامیابی اور تبلیغ اسلام میں انہماک کو خاص طور سے بیان کیا۔ ڈنمارک میں ہماری طرف سے ترجمہ قرآن کریم کا جو کام جاری ہے اس کا بھی تفصیلاً ذکر کیا۔ اس مضمون کا مندرجہ ذیل پیرا شاید پورے مضمون کے انداز بیان کا کسی قدر اندازہ کرا سکے

"مسٹر عبداللطیف کو Holbæk کے چھوٹے سے قصبہ میں سیر کرتے ہوئے دیکھ کر ہم یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ ان خیالات میں مستغرق ہیں کہ وہ دن کب آئے گا۔ جب ڈنمارک میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ اسلامی توحید کا نعرہ سارے ملک میں گونج اٹھے گا"

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ اب نومبر میں دوبارہ دورہ کا پروگرام ہے۔

ڈنمارک میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک آنریری مبلغ عطا فرمایا ہے۔ یہ مبلغ ہمارے نہایت مخلص نومسلم بھائی مسٹر عبدالسلام میڈسن ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کا خاص جوش بخشا ہے۔ اپنے فارغ اوقات میں وہ نہایت تندہی سے تبلیغ حق میں مصروف رہتے ہیں۔ قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت بھی انہیں کو نصیب ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقاریر و ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی وہ خدمت اسلام بجا لا رہے ہیں۔ آپ کو یہاں کے Unitarian Church نے تقریر کی دعوت دی۔ اس کا موضوع یہ تجویز ہوا کہ "میں نے اسلام کو کیوں قبول کیا"۔ یہ لوگ حضرت مسیحؑ کو نہ تو خدا تسلیم کرتے ہیں اور نہ کفارہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ برادرم میڈسن نے انہیں بتایا کہ تثلیث، کفارہ اور ابنیت مسیح کے عقائد نے انہیں عیسائیت سے متنفر کیا اور اسلام کی دلکش تعلیمات کا اقرار ہر سلیم فطرت کرنے پر مجبور ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریر بہت توجہ سے سنی گئی اور کئی ایک غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موجب بنی۔

قرآن کریم کا ترجمہ

برادرم عبدالسلام میڈسن ڈینش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ اس میں تفسیر صغیر کے نوٹوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

سیالکوٹ میں ایک انگریز کو دعوت اسلام

مسٹر ولیم جے رکٹس انگلستان کے باشندہ ہیں اور گذشتہ ۱۸ سال سے بحرین کی ایک پٹرول کی کمپنی میں ملازم ہیں۔ آپ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں ایک ہفتہ کے مختصر دورہ پر پاکستان آئے۔ سیالکوٹ کے ایک نوجوان مسٹر نعیم سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے جس کی بنا پر ۱۸ نومبر کو آپ کے سیالکوٹ آنے کا پروگرام تھا۔

مسٹر نعیم کے والد مکرم ماسٹر محمد دین صاحب نے اپنے ہونے والے مہمان کو روحانی مائدہ بھی پیش کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ اس سلسلے میں وکالت تبشیر نے مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد سابق مبلغ گھانا اور خاکسار کو آنے والے مہمان کی خدمت میں انگریزی میں ترجمہ شدہ قرآن کریم پیش کرنے کے لئے بھجوایا۔

مکرم ماسٹر صاحب موصوف کے مکان پر ۲۰ نومبر کو بعد نماز جمعہ دعوت عصرانہ کا انتظام تھا۔ جس میں محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے علاوہ دیگر معززین جماعت بھی موجود تھے۔ چار بجے کے قریب مہمان بذریعہ کار یہاں تشریف لے آئے۔ ابتدائی تعارف میں یہ معلوم کرکے کہ ہم جماعت احمدیہ کے مشنری ہیں وہ بہت خوش ہوئے اور اسلام سے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد نے آپ کو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ایک خوبصورت نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ آپ نے کہا میں ایک عرصہ سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کو حاصل کرنے کا بے حد مشتاق تھا۔ آج کا دن میرے لئے یقیناً مبارک ترین دن ہے کہ جس میں مجھے ایسی نعمت نصیب ہوئی۔ آپ نے کہا یہ کتاب میں زندگی بھر اپنے ساتھ رکھوں گا اور یہ میرا بہترین اثاثہ ہوگی۔ انگریزی میں قرآن کریم کے علاوہ دوسرے اسلامی لٹریچر کو بھی جو ہم نے ان کی خدمت میں پیش کیا آپ نے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔

دوران گفتگو میں آپ نے کہا "میرا ایمان ہے کہ اس زمانے کی مشکلات اور پیچیدگیوں کو دور کرنا سیاست دانوں کے بس کا روگ نہیں۔ بلکہ اس کے حل کا راز خدا کے وجود پر پختہ ایمان میں مضمر ہے۔"

یہ خوشگوار ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی

(مسعود احمد جہلمی شاہد۔ بی۔ اے)

محمود آباد فارم میں ایک اہم جلسہ

نظارت اصلاح و ارشاد کا وفد محمود آباد فارم میں مؤرخہ ۱۷/۱۱/۱۹۶۰ء ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب پہنچا۔ اسی روز عشاء کی نماز کے بعد ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد نے کی۔ ماسٹر منیر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ جس کے بعد عبد الغفور صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر کی۔ عبد الغنی و مظفر احمد نے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان خدمات جلیلہ کو بیان کیا جو آپ نے اسلام کے لئے کیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں غلط عقائد کا ردّ۔ انبیاء پر ناپاک الزامات کا ردّ کرکے کس طرح صحیح اسلام پیش کیا۔ بالآخر صاحب صدر نے وفد کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

(چوہدری) نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد محمود آباد فارم)

جماعت احمدیہ پشاور کا تربیتی جلسہ

حلقہ مسجد احمدیہ شہر پشاور کا ایک تربیتی جلسہ مؤرخہ ۱۹/۱۱/۶۰ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمکان میاں عبد الرفیق صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ہذا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم میاں عبد الرفیق صاحب نے کی۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غایت مختصر الفاظ میں بیان کی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں وہ جذبہ قربانی اور اخلاص کا بھر دیا تھا کہ چند ہی سال میں انہوں نے دنیا بھر میں اسلام پھیلا دیا تھا۔

اس کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے جواب مکرم مولانا چراغ الدین صاحب اور مکرم خان شمس الدین خانصاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے بڑے احسن طریقہ سے دیئے۔ احمدی دوستوں کے علاوہ ۱۲ غیر از جماعت اصحاب بھی شامل ہوئے۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب حلقہ نے اجلاس میں شامل ہونے والوں کی چائے سے تواضع کی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ (نائب سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم جماعت احمدیہ پشاور)

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل ص ۳۲۹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ۔ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا۔ تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانت داری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں"

(ناظر بیت المال ربوہ)

فہرست السابقون الاولون (قسط ۱)

تحریک جدید کے اعلان کے بعد ابتدائی مہینوں میں اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دینے والے مجاہدین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق السابقون الاولون کہلاتے ہیں۔ یہ احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھتے ہوئے چندہ تحریک جدید اوائل ہی میں نقد پیش کر دیا۔ امسال جلسہ سالانہ تک ایسے خوش نصیب مجاہدین کے نام انشاء اللہ قسط وار شائع ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ پہلی قسط درج ذیل ہے:۔

(۱) خواجہ محمد الدین صاحب بھاٹی گیٹ۔ لاہور — 6-8-0 روپے
(۲) چوہدری محمد اعظم صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ — 68-0-0 //
(۳) اصغری بیگم صاحبہ معرفت چوہدری عبد الواحد صاحب نائب ناظر بیت المال — 31-0-0 //
(۴) محمد علی صاحب جامعہ احمدیہ۔ ربوہ — 6-0-0 //
(۵) ملک فضل احمد صاحب دار الیمن ربوہ — 8-4-0 //
(۶) اہلیہ صاحبہ مرحوم // // — 8-4-0 //
(۷) شیخ محبوب عالم صاحب خالد ربوہ معہ اہل و عیال — 124-8-0 //
(۸) شیخ عظیم الرحمن صاحب۔ دفتر اصلاح و ارشاد — 10-0-0 //
(۹) محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ // // // — 10-0-0 //
(۱۰) ڈاکٹر عبد الستار صاحب پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ — 5-10-0 //
(۱۱) اہلیہ صاحبہ // // // — 7-7-0 //
(۱۲) منشی جان محمد صاحب // // — 11-9-0 //
(۱۳) چوہدری محمد اسماعیل صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ — 5-2-0 //
(۱۴) عائشہ صاحبہ اہلیہ // // // — 5-2-0 //
(۱۵) لطف الرحمن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ — 13-0-0 //
(۱۶) اہلیہ صاحبہ // // — 11-0-0 //
(۱۷) ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب منجانب والدین مرحوم — 6-0-0 //
(۱۸) // // منجانب سلیم احمد پسر مرحوم — 6-0-0 //
(۱۹) زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب — 85-0-0 //
(۲۰) ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ — 6-0-0 روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کئی روز سے بیمار ہیں بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (شرافت اللہ خان ابن مولوی عنایت اللہ خانصاحب خلیل کاٹھ گڑھی مبلغ مشرقی افریقہ حال ربوہ)

مغربی جرمنی اور ڈنمارک میں اسلام کی مقبولیت

(بقیہ صفحہ ۵)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا پہلا سیپارہ شائع ہو چکا ہے۔ اور دوسرے کی طباعت شروع ہے۔ اس کام کی نگرانی برادرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا کر رہے ہیں۔

ملاقاتیں

ملاقاتوں کا سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وسیع رہا۔ جرمن احباب کے علاوہ اسلامی ممالک کے کئی دوست مسجد میں تشریف لائے۔ ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر مکہ مکرمہ کے مشہور اخبار "الندوہ" کے چیف ایڈیٹر صالح محمد جمال اور ایک دوسرے اخبار کے ڈپٹی چیف ایڈیٹر حامد حسین ہیں جو مسجد میں تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ ہمبرگ کے ایک اخبار کا نمائندہ بھی تھا۔ جس نے دوسرے روز اس ملاقات کا تذکرہ اور ہمارے فوٹو شائع کئے۔ اسی طرح اسرائیل کے دو اخبار نویس آئے ان میں سے ایک صاحب مسلمان ہیں ان کا نام رشید حسین ہے اور آپ تل ابیب کے اخبار "الفجر" کے ادبی ایڈیٹر ہیں اور دوسرے صاحب ابن لعہ منصور عیسائی تھے۔ انہیں عربی اور انگریزی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

تقسیم لٹریچر

برادرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نائب امام مسجد ہمبرگ نے ایک جرمن ٹریکٹ جو "اسلام کی حقیقت" کے زیر عنوان چھاپا گیا تھا تین ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا۔ اسی طرح عرصہ زیر رپورٹ میں مشن کے تمام کاموں میں پوری طرح مدد کرتے رہے۔

تبادلہ

برادرم مرزا لطف الرحمٰن کا تبادلہ ہوا اور آپ ۱۷ر اکتوبر کو ہیگ مشن کے لئے روانہ ہوئے اور آپ کی جگہ برادرم منیر الدین احمد صاحب یحییٰ فضلی ۱۲ر اکتوبر کو ہمبرگ پہنچے اللہ تعالیٰ آپ کی آمد مشن کے لئے اور ان کے لئے بابرکت کرے۔ اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہمارے جرمن نومسلم بھائی مسٹر ناصر نکرسکی پاکستان اور بھارت کے ایک لمبے دورہ کے بعد واپس تشریف لائے۔ آپ نے گزشتہ جلسہ سالانہ، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر اہم تقاریب کی سلائیڈز قادیان کے مقامات مقدسہ کی سلائیڈز اور حضرت امیر المومنین کی جلسہ سالانہ کی تقریر کے ریکارڈ نے خاص طور پر ہمارے ایمان کو تازہ کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

فرینکفورٹ میں برادرم عبد الشکور صاحب کنزے تبلیغ کے کام میں پورے انہماک اور محنت سے کوشاں رہے وہاں تبلیغی مجالس کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہا۔ اور مشن کے دوسرے کام بھی خوش اسلوبی سے جاری رہے۔

رپورٹ کے اختتام سے قبل ایک بار پھر دعا کی درخواست ہے تا ہماری حقیر مساعی کو خدا تعالیٰ نوازے اور وہ دن بھی جلد دکھا دے جب جرمن قوم اسلام کی آغوش میں آ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرے۔ آمین ثم آمین۔

خوراک و زراعت کمیشن کی رپورٹ صدر کو پیش کر دی گئی

رپورٹ پر عمل درآمد سے عوام کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملے گی

کراچی۔ ۳۰ر نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر خان صاحب نے جو خوراک و زراعت کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں۔ ایوان صدر کی ایک سادہ تقریب میں کمیشن کی رپورٹ صدر کو پیش کر دی۔ رپورٹ وصول کرتے وقت صدر نے کمیشن کے ارکان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ یہ رپورٹ ایک بہت اہم دستاویز ہے۔

صدر نے کہا کہ یہ سفارشیں لوگوں کی غذائی ضروریات پوری کرنے اور ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار بڑھانے میں بڑی مفید ثابت ہوں گی صدر ایوب نے مزید کہا کہ کمیشن نے جو پر خلوص کام کیا ہے اس پر پاکستان کے عوام کو بھی

\- - - - - - - - - - - -

\- - - - کمیشن کا ممنون ہونا چاہیئے۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت کمیشن کی سفارشوں کو زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کی ہر امکانی کوشش کرے گی۔

مؤثر عمل درآمد

ملک امیر محمد خان نے کراچی پہنچنے پر بتایا کہ ملک میں زرعی پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں کمیشن کی رپورٹ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ رپورٹ ماہروں نے تیار کی ہے اس میں سفارشوں کو مؤثر طور پر عملی جامہ پہنانے کی ضرورت پر خاص زور دیا گیا ہے تاکہ زرعی اور غذائی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ اور ملک اپنی ضرورتیں خود پوری کر سکے آپ نے کہا کہ کمیشن نے رپورٹ پر عمل درآمد کے لئے بعض تجویزیں بھی پیش کی ہیں۔

صدر ایوب نے خوراک و زراعت کمیشن گزشتہ سال جون میں قائم کیا تھا۔ کمیشن نے جولائی ۱۹۵۹ء میں کام شروع کیا اور قریباً دس مہینے بعد اپنی عبوری رپورٹ پیش کی تھی۔ جس کی کئی اہم سفارشوں کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے۔ زراعت کا ہنگامی پروگرام جو آج کل زرعی ترقی کی نمونے کی سکیم کے نام سے مشہور ہے عبوری رپورٹ ہی کی روشنی میں شروع کیا گیا ہے۔ گندم سے متعلق نئی پالیسی جس کے تحت اس کی راشننگ ختم کر دی گئی ہے۔ اس رپورٹ کی ایک سفارش ہے۔

امن کی خاطر کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے

لاڑکانہ ۳۰ر نومبر۔ قومی تعمیر نو اور اطلاعات کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں ایک جلسہ عام میں اعلان کیا کہ عالمی امن کا مفاد اسی میں ہے کہ کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی قانون کے انصاف کے مطابق حل کیا جائے۔ آپ نے کہا "اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کرتے ہوئے بھی میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ بھی نہری پانی کے تنازعہ کی طرح پرامن طور پر حل ہو سکتا ہے"

مرکزی حکومت کو مقدمہ چلانے کا اختیار

کراچی ۳۰ر نومبر حکومت پاکستان کے ایک غیر معمولی گزٹ کے مطابق صدر نے ضابطہ فوجداری کی ترمیم کا ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ اس کے ذریعے ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دو دفعات ۱۹۶ و ۱۹۶ الف میں ترمیم کی گئی ہے۔ ترمیم شدہ دفعات کے تحت اب مرکزی حکومت یا اس کا کوئی بااختیار افسر بھی مملکت اور امن عامہ کے منافی جرائم کے ضمن میں مقدمہ چلانے کا مجاز ہو گا۔ اس سے پہلے یہ اختیار صرف صوبائی حکومت یا اس کے کسی بااختیار افسر کو حاصل تھا۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نااہل قرار دے دی گئیں

لاہور ۳۰ر نومبر۔ مغربی پاکستان کے ایبڈو ٹربیونل نے سابق نائب وزیر سابق صوبائی اسمبلی کی رکن اور لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی ایک ٹرسٹی بیگم سلمیٰ تصدق حسین کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۶ء تک انتخابی اداروں کی رکنیت و امیدواری کے نااہل قرار دے دیا ہے۔ صوبائی ایبڈو ٹربیونل نے بیگم سلمیٰ تصدق حسین کو بدعنوانی کا مجرم پایا ہے۔

اطلاعات سے متعلق مشاورتی کمیٹی کا آئندہ اجلاس دہلی میں ہو گا

لاہور ۳۰ر نومبر۔ اطلاعات سے متعلق ہندوستان اور پاکستان کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس مارچ میں نئی دہلی میں ہو گا۔ اس کا انکشاف کمیٹی کے ایک ہندوستانی رکن نے کراچی روانہ ہونے سے قبل کیا۔

والٹن کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے ہندوستانی وفد کے ایک رکن نے ہندوستان اور پاکستان میں ایک دوسرے ملک کے متعین صحافیوں کو آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت دینے کی اہمیت پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا اور کہا کہ ہندوستان میں پاکستان کے اور پاکستان میں ہندوستان کے صحافیوں کو خبریں جمع کرنے کے لئے آمد و رفت کی آزادی دی جائے تو دونوں ملکوں میں دوستی اور خیر سگالی بڑھے گی

اعلان نکاح

مؤرخہ ۲۸/۱۱ بعد نماز عصر میرے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او محکمہ انہار جنوبی ضلع مظفر گڑھ ولد چوہدری نور محمد صاحب کا نکاح رشیدہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب ساکن سرگودھا کے ساتھ چار ہزار روپیہ مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(بشیر احمد میسرز بشیر جنرل سٹورز ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ نومبر سنہ ۶۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

مہربانی کر کے ان بلوں کی رقوم ۱۰ ر دسمبر ۶۰ء تک ضرور ارسال کر دی جائیں۔

بعض ایجنٹ صاحبان بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں اگر ان کی طرف سے ۱۰ ر دسمبر ۶۰ء تک رقوم وصول نہ ہوئیں تو دفتر ہذا انکے بنڈل کی ترسیل روکنے پر مجبور ہوگا۔

(مینجر الفضل)

لیڈر — بقیہ صفحہ ۲

بہت سے تلخ تجربوں کے بعد سیکھی ہیں مگر اسلام نے قرآن کریم میں ان باتوں کی پہلے ہی احسن سے بہتر طریق پر وضاحت کر دی ہوئی ہیں۔ اور فتنہ و فساد کو سخت معیوب قرار دیا ہے مگر افسوس ہے کہ جن لوگوں کو یہ نعمت دی گئی ہے آج ہمارے ملکوں میں وہی اس نعمت سے محروم ہیں مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ موجودہ حکومت نے اس کا تدارک باحسن طریق کر دیا ہے اگرچہ اب بھی بعض فتنہ پسند لوگ جیسا کہ مثلاً سابقہ جماعت اسلامی والے ہیں نعرہ بازانہ طریق سے باز نہیں آئے اور بجائے اصولی گفتگو کے منافرت پھیلانے کیلئے اشتعال انگیزی کرتے ہیں تاہم اب انکی نیش زنی میں بھی فرق ضرور آگیا ہے امید ہے کہ وہ بھی جلد ختم ہو جائیگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴